OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 6 Issue 3 (July-September 2023)

بائبل اور قرآن کا تصورِ اخلاق: ایچ ای سی سے منظور شدہ مجلات میں شائع ہونے والے مقالات کا جائزہ

Concept of Ethics in the Bible and the Qur'an: A review of Articles published in Peer-reviewed HEC Recognized Journals

Tooba Khalid Noori

Doctoral Candidates of Islamic Studies, Division of Islamic and Oriental Learning, University of Education, Lahore

Tahira Munawar

Administrative officer, Lower Mall Campus, University of Education Lahore

Dr Ghazanfar Imran

Associate professor Govt. Degree College No.2 Dera Ismail khan

Abstract

In this paper, articles from Higher Education Commission approved journals based on the concept of ethics in the Bible and the Qur'an have been reviewed. Ethic refers to the behavior that is based on morals. The position of ethics is like a backbone in any nation and society. The common chapter of the religions of the world is ethics on which there is no disagreement. A review of the concept of ethics reveals that the word ethics does not exist at all in the Hebrew Bible. But through preliminary evaluations the meaning of ethics is understood. In the Hebrew Bible, God's will be considered moral. Unlike other religions, in Islam apart from worship, morals are of key importance. Moral principles and duties are briefly discussed in the Bible. However, the Qur'an provides complete guidance on moral principles and rules. After presenting the introduction of the

CC BY

articles in this paper, the summary of these articles is then presented at the end of the analysis of all the articles.

Keywords: Ethics, Behavior, Moral, Theological Thoughts.

تمہید

اخلاق سے مراد وہ رویہ ہے جو مروت پر مبنی ہو۔ اخلاق کا مفہوم عادت اور خصلت کے زمرے میں بھی لیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر اخلاق کو خلق کی جمع قرار دیا گیا ہے۔ اخلاق دراصل انسان کی اس کیفیت کا نام ہے جو اس کی طبیعت کے مختلف اوصاف و حالات کو ظاہر کر سکے۔ اگر اخلاق کا بخوبی مطالعہ کیا جائے تو اخلاق اچھے اور برے افعال مختلف مذاہب کی معاشرتی معلومات معاشی اور ثقافتی اصولوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہوتا ہے تو دراصل وہ دوسروں سے احترام اور نیک نیتی سے پیش آتا ہے جس کے نتیجے میں معاشرتی رشتے مضبوط ہوتے ہیں اور انسانی زندگی کو درپیش مشکلات کے تدارک میں مدد ملتی ہے۔ مگر اس کے لیے تصور اخلاق کا فہم ہونا لازم ہے۔ اس لیے اس مقالہ میں میں نے چند مقالات کے پیش نظر تصور اخلاق کا قران اور بائبل کی روشنی میں تجزیہ کیا ہے۔ یہ مقالات ہائیر ایجوکیشن کے منظور شدہ مجلات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان مقالات کا جائزہ لینے کا مقصد سامی ادیان کی کتب "بائبل اور قران" میں تصور اخلاق سے متعلق آگاہی اور تعلیمات کا تجزیہ کرنا مقصود ہے۔ ان مقالات میں مقالہ نگاران نے اخلاق کو احکام عشرہ سے تشبیہ دی ہے کیونکہ ان کے نزدیک احکام عشرہ بائبل اور قران دونوں میں مشترک اقدار ہیں۔ مزید یہ کہ اگر خلاصہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سامی ادیان کی کتب میں فرد و معاشرے سے متعلق معاملات میں اخلاق کی پاسداری اور اخلاق رذیلہ سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ معاشرتی برائیوں جھوٹ، دھوکہ دہی، کج روی اور بد دیانتی کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ تصور اخلاق کے تناظر میں ان مقالات کا تجزیہ کیا جائے تو بائبل اور قران میں موجود حسن اخلاق اور اخلاق رذیلہ سے متعلق تمام تعلیمات کا واضح فرق محسوس ہوتا ہے۔

مقالات کا تعارف

پہلا مقالہ: الہامی مذاہب میں مشترکہ اخلاقیات کا تصور

Common Ethical Concept of Revealed Religions

جو کہ مجلہ "البصیر" (والیوم:2 کے نمبر:3) میں جنوری 2013ء میں شائع ہوا۔ اس مقالہ کا صفحہ نمبر:57-82 ہے۔ اس کی مقالہ نگار ڈاکٹر آسیہ رشید نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد کے شعبہ علوم اسلامیہ کی لیکچرار ہیں۔

دوسرا مقالہ: الہامی کتب میں وارد اخلاقی رذائل کا تقابلی مطالعہ

Ethical Vices in Divine Books (Quran & Bible): A Comparative Study

یہ مقالہ "المِلَل: جرنل آف ریلیجن اینڈ تھاٹ" (والیوم:1، اور نمبر:1) میں 2019ء میں شائع ہوا۔ جس کا صفحہ نمبر:37-59 ہے۔ اس کے مقالہ نگار عبدالحمید آرائیں ہیں جو کہ گورنمنٹ آرٹس اینڈ کامرس کالج کے لیکچرار ہیں۔

تیسرا مقالہ: تجارت ومعیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت: یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی روشنی میں

The Importance of Ethics in Trade and Economy in the Light of Judaism, Christianity and Islam

یہ مقالہ "الاعجاز: ریسرچ جرنل آف اسلامک اسٹڈیز اینڈ ہیومنیٹیز(والیوم:4، نمبر:1) میں جنوری سے جون 2020ء میں شائع ہوا۔ جس کا صفحہ نمبر:200-211 ہے۔اس کے مقالہ نگار تین ہیں:

i. علی احمد جو کہ فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اور ٹیکنالوجی، کراچی کے شعبہ علوم اسلامیہ میں پی-ایچ-ڈی کے ریسرچ سکالر تھے۔

ii. حافظ محمد ثانی، جو کہ فیڈرل اردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنس اور ٹیکنالوجی، کراچی کے شعبہ قرآن وسنت کے انچارج ہیں۔

iii. ابو سفیان قاضی فرقان احمد جو کہ یونیورسٹی آف گجرات کے شعبہ علوم اسلامیہ کے اسسٹنٹ پروفیسر تھے۔

چوتھا مقالہ: الہامی اور غیر الہامی مذاہب کی اخلاقی تعلیمات واقدار

Moral Teachings and Values in Divine and Non-Divine religious

یہ مقالہ "الاعجاز: ریسرچ جرنل آف اسلامک اسٹڈیز اینڈ ہیومنیٹیز (والیوم:5، نمبر:2) اپریل سے جون 2021ء میں شائع ہوا۔ مقالے کا صفحہ نمبر: 231-241 ہے۔ اس کی مقالہ نگار نازیہ بیگم ہیں جو کہ یونیورسٹی آف کراچی کے شیخ زید اسلامک سنٹر کی ریسرچ سکالر تھیں۔

پانچواں مقالہ: الٰہی حکم کے نظریہ سے پرے: عبرانی بائبل میں اخلاقی حقیقت پسندی

Beyond Divine Command Theory: Moral Realism in the Hebrew Bibles

یہ مقالہ ایچ ٹی ایس تھیولوجی اسٹڈیز/ تھیولوجیکل اسٹڈیز کے والیوم: 65 کے نمبر: 1 میں 10 ستمبر 2009ء میں شائع ہوا ہے۔اس کا لکھاری جیکو ڈبلیو جیرک ہے۔جو نارتھ-ویسٹ یونیورسٹی آف ساؤتھ افریقہ کے سکالر تھے۔

چھٹا مقالہ: قرآن کے چند اہم اخلاقی تصورات

Some Key Ethical Concepts of the Quran

یہ مقالہ "دی جرنل آف ریلیجس ایتھکس"، والیوم 11، نمبر2 (فال، 1983)، صفحہ نمبر170-185، میں شائع ہوا۔ جس کے مصنف کا نام فضل الرحمن ہے۔

اوپر میں نے مقالات کا اجمالی تعارف دیا ہے۔اب ان مقالات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مقالات کا خلاصہ و تجزیہ

پہلا مقالہ: الہامی مذاہب میں مشترکہ اخلاقیات کا تصور

اس مقالے میں مقالہ نگار نے الہامی مذاہب میں مذہب یہودیت میں اخلاقیات کا تصور پیش کرتے ہوئے اخلاق کا مفہوم بیان کرتے ہیں کہ اخلاق خلق کی جمع ہے جس کے معنی عادات و کردار ہیں اور پھر مختلف لغات کی رو سے اخلاق کے لغوی معنی بیان کرنے کے بعد مختلف محدثوں، مفکروں اور علماء کی اخلاق کے متعلق اقوال ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ کے نزدیک اخلاق انسان کی اس کیفیت کا نام ہے جو اس کی طبعیت کے مختلف اوصاف و حالات کو جدوجہد کر کے اپنی جانب راجع کروائے۔

یہود میں تصور اخلاق

مقالے کی رو سے یہود کو احکام عشرہ اخلاق کی تکمیل کے لیے دیے گئے جن کا مقصد خدا کی واحدانیت قائم کر کے ایسے معاشرے کو تشکیل دیا جائے جس کی بنیاد میں اخلاق شامل ہو۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کو اخلاق پر مبنی دس احکام دیے گئے:

i. خداوند تیرا خدا جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا، میں ہوں۔ میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

ii. تُو کسی بھی شَے کی صورت پر خواہ وہ اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا نیچے پانیوں میں ہو، کوئی بت نہ بنانا۔

iii. تُو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ہی اُن کی عبادت کرنا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور ہوں۔

iv. تُو خداوند اپنے خدا کا نام بری نیت سے نہ لینا کیونکہ جو کوئی اُس کا نام بری نیت سے لے گا تو خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

سبت کے دِن کو یاد سے پاک رکھنا۔ چھ دِن تک تُو محنت سے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ لیکن ساتوں دِن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اُس دِن نہ تُو کوئی کام کرنا نہ تیرا بیٹا یا بیٹی، نہ تیرا نوکر یا نوکرانی، نہ تیرے چوپائے اور نہ ہی کوئی مسافر جو تیرے یہاں مقیم ہو۔ کیونکہ چھ دِن میں خداوند نے آسمانوں کو، زمین کو، سمندر کو اور جو کچھ اُن میں ہے، وہ سب بنایا۔ لیکن ساتویں دِن آرام کیا اِس لیے خداوند نے سبت کے دِن کو برکت دِی اور اُسے مقدس ٹھہرایا۔

i. اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے، دراز ہو۔

ii. تُو خون نہ کرنا۔

iii. تُو زِنا نہ کرنا۔

iv. تُو چوری نہ کرنا۔

تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غلام یا اُس کی کنیز کا، نہ اُس کے بیل یا گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا۔[1] یہ احکام مذہب یہودیت کی اصل بنیاد ہیں۔ جو سب احکامات میں سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر نازل کیے گئے۔ یہود کو ان احکامات سے روگردانی کر کے دیگر اقوام اور

مذہب کی دل آزاری سے گریز کرنا چاہیے۔ آج بھی یہود جس کتاب پر عمل کرتے ہیں وہ عہد نامہ قدیم ہے جو اب بائبل کا ہی ایک حصہ ہے۔

مسیحیت میں تصور اخلاق

مسیحیت کی اخلاقی تعلیمات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسیحیت میں رہبانیت اور تجرد کا پہلو واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ جو کہ اخلاق حسنہ کے منافی ہے۔ عیسائیت تواضع اور انکساری کا تصور پیش کرتی ہے۔ عزت و نفس اور خودداری کا نہیں۔ عفو و درگزر کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اسی مناسبت سے جیسے عدل و انصاف بھی معاشرے کی سرفرازی کے لیے ضروری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم برحق تھی۔ انھوں نے مادہ پرستی اور شکم پروری کا تصور پختہ کرنے کی کوشش کی اور توکل الی اللہ کی تعلیم دی۔ جیسا کہ ڈاکٹر آسیہ رشید اخلاق کے بارے میں عہد نامہ جدید کی کتاب متی میں سے اخلاق حسنہ کے بارے میں درج کرتی ہیں: اپنے ماں باپ کی عزت کرنا[2]، دشمنوں سے محبت رکھو اور ستانے والوں کے لیے دعا کرو[3]، مبارک ہیں وہ جو صلح کرواتے ہیں[4]، اگر تم آدمیوں کو معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کرے گا[5]، کسی کو بری نظر سے دیکھنا بھی زنا ہے[6]، اور مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو۔[7] اسی طرح مقالہ نگار نے رذائل اخلاق کو مختصراً بیان کرتے ہوئے صرف دو ہی رذائل اخلاق کا ذکر کیا ہے۔ جس میں ظلم سے پرہیز[8] اور جھوٹ بولنا ہے[9]۔ پروٹسٹنٹ مسیحیت کافی حد تک ان تمام خصوصیت کی حامل ہے۔ اس کے برعکس کیتھولک مسیحیت ان تمام صفات سے عاری ہے۔ قطعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ عیسائیت بھی یہودیت کی طرح فکر و عمل میں حسن اخلاق کی نشو نما سے غافل اور رسوم ظاہری کی بندشوں میں پھنسی ہوئی ہے جو کہ کسی بھی معاشرے کے لیے ضرر رساں ہیں۔

اسلام میں تصور اخلاق

مقالہ نگار اسلامی اخلاقیات کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہودیت اور عیسائیت کی اخلاقیات کی اہم قدروں کے بارے میں قرآن بھی نشاندہی کرتا ہے جیسا کہ احکام عشرہ جو قرآن مہیا کرتا ہے وہ مختصراً یہ ہی جو یہود اور عیسائیت کی اصل تعلیمات سے مشترک ہیں۔ جیسا کہ: خدا کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا، والدین کے ساتھ داد و دہش کا مظاہرہ کرنا، ناداری کے ڈر سے اولاد کے قتل کی ممانعت، بدکرداری اور بے حیائی کے قریب نہ جانا، انسانی جان کی حرمت، ناحق ذریعے سے یتیم کا مال نہ کھانا، پیمائش میں کمی نہ کرنا، انصاف سے کام لینا، ایفائے عہد کرنا، احکامات الٰہی کی پیروی اور صراط مستقیم پر چلنا، عزیز رشتہ داروں کو ان کا حق دینا، غرباء و مساکین کی امداد کرنا، بخل اور اسراف و تبذیر سے پرہیز کرنا، زنا اور قتل نفس سے بچنا، مظلوم کا قصاص و دیت، آخرت کا محاسبہ ان میں سے زیادہ تر تعلیمات مشترک ہیں۔ اور یہ تمام تعلیمات قرآن پاک کے مختلف مقامات اور مختلف آیات میں موجود ہیں۔ قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ دین اسلام ایک ایسے اخلاقی نظام کا موسس ہے جس کا ماخذ وحی ربانی ہے۔ اس لیے اس میں غلطی کا احتمال نہیں۔ قرآن نے نہ صرف ان تعلیمات کو مکمل کیا بلکہ اپنے کمال تک پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنے اندر قدیم و جدید مذہبی و عقلی اور وصفی تمام خصائل رکھتا ہے۔ تمام مذاہب اور ثقافتوں کے نظام میں اخلاقی تعلیمات موجود ہیں۔ آج کا دور احیائے اسلام کا دور ہے۔ اس لیے آسمانی تعلیمات پر خلوص نیت سے عمل کی ضرورت ہے۔ اہل کتاب کی تعلیمات نیک مشوروں پر مشتمل ہیں جبکہ اسلام نے اس کی پکڑ بھی کی ہے۔ اسلام صرف تھیوری ہی نہیں بلکہ آزمایا ہوا آئین

ہے۔ نصرانیت میں احسان اور یہودیت میں صرف قانون ہے یعنی ایک ایک اخلاق اور دوسرا قانون کا منبع ہے۔ جبکہ دین اسلام میں یہ دونوں موجود ہیں۔ کیونکہ اسلام میں عدل و انصاف کا حسین امتزاج ہے۔ اسلام میں افراط و تفریط نہیں بلکہ اعتدال کی تعلیمات ہیں اور اسی پر عمل پیرا ہونے میں راہ نجات ہے۔ اسلام کا نظام اخلاق مستحکم بنیادوں پر استوار ہے جس سے بائبل کی اخلاقی تعلیمات ملتی جلتی ہیں۔[10]

مقالے کا تجزیہ

اس "**الہامی مذاہب میں مشترکہ اخلاقیات کا تصور**" مقالے میں مقالہ نگار نے بائبل (یہودیت عیسائیت) اور اسلام (قران) کی روشنی میں مشترکہ اخلاقیات کا تصور پیش کیا ہے۔ اخلاق کا مفہوم بیان کرنے کے بعد بائبل کے عہد نامہ قدیم اور جدید کی روشنی میں اخلاق حسنہ اور اخلاق رزائل کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ عہد نامہ قدیم کی بنسبت عہد نامہ جدید میں سے اخلاقی رزائل بہت کم درج کیے گئے ہیں۔ اسلام میں سب سے پہلے اخلاق کی اہمیت و فضیلت اس کے بعد اخلاق کی اقسام اور پھر اس کے اچھے اور برے پہلوؤں پر قران و سنت کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ اس مقالے میں بائبل کے برعکس قران میں جو بات واضح معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جذبات کو ختم کر دینا خوبی نہیں ہے۔ مطلب کہ کوئی جذبہ یا قوت بری نہیں ہوتی بلکہ موقع محل کے برعکس اس جذبے کا استعمال اس کو برا بنا دیتا ہے۔ یعنی قران غصّہ ضبط کرنے والے کو پسند کرتا ہے غصّہ ختم کرنے والے کو نہیں۔ اور عہد نامہ قدیم کے مطابق انسان مذہب کی رو سے مجبور نہیں بلکہ خود مختار ہے کہ وہ جو چاہے اچھا یا برا کرے۔ جبکہ عہد نامہ جدید کی تعلیمات کے مطابق حضرت عیسیٰ نے مادہ پرستی اور شکم پروری کا رد کر کے خدا پرستی کا تصور دیا۔ اور توکل الی اللہ کی تعلیم دی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ بائبل اور قران کا منبع ایک ہی ہے۔ اور ان کی تعلیمات بھی ایک دوسرے سے مماثلت رکھتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسرے سامی مذاہب تدریجی مراحل کا ایک مرحلہ ہیں اور اسلام اس تدریج کی انتہا ہے۔ مقالہ نگار نے اپنے مقالے کے آخر میں مقالے کا نچوڑ بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔ مقالے کے عنوان کے لحاظ سے نتائج و سفارشات بیان نہیں کی گئی۔ مصادر و مراجع میں بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

دوسرا مقالہ: الہامی کتب میں وارد اخلاقی رذائل کا تقابلی مطالعہ

اس مقالہ میں مقالہ نگار سماوی مذاہب میں موجود اخلاقی رزائل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں اور ان کے بارے میں اسلام کی روشنی میں نتائج پیش کرتے ہیں۔

ریاکاری کے بارے میں مقالہ نگار بات کرتے ہوئے اس کی مذمت بیان کرتے ہیں جیسا کہ زبور میں ہے: "ریاکاروں کی ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا"[11]۔ اسی طرح انجیل کی آیت ذکر کرتے ہیں: "کہ خبردار اپنے راست بازی کے کاموں کو آدمیوں کو دکھانے کے لیے نہ کیا کرو"[12]۔ اسی طرح قران پاک کی آیت کا مفہوم پیش کرتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ہے "اور خرچ کریں تو لوگوں کو دکھانے کو اور ایمان نہ خدا پر لائیں اور نہ روز آخرت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو وہ برا ساتھی ہے"۔[13]

بخل و کنجوسی کے بارے میں مقالہ نگار لکھتے ہیں اور اس کی مذمت تینوں مذاہب کی روشنی میں کرتے ہیں جیسا کہ تورات میں حکم موجود ہے: "کہ تیرے بھائیوں میں سے کوئی مفلس ہو تو اپنے اس مفلس بھائی کی طرف سے نہ اپنا دل سخت کرنا اور نہ اپنی مٹھی

بند کرنا"[14]۔ اسی طرح قران پاک میں مذکور ہے کہ: "جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کا کہتے ہیں اللہ تعالی نے ان پر اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے"[15]۔

مقالہ نگار **غیبت و چغلی** کی تعریف ذکر کرنے کے بعد اس کی تینوں مذاہب میں مذمت بیان کرتے ہیں کہ تورات میں ہے: "تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا"[16] اسی طرح انجیل میں مذکور ہے: "اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے"[17]۔ اسی طرح قران پاک میں غیبت کے بارے میں ذکر ہے: "بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو"۔[18]

اس کے بعد اخلاقی برائیوں میں سے **جھوٹ** کے بارے میں بات کرتے ہوئے مقالہ نگار لکھتے ہیں کہ یہ اتنی بری خصلت ہے کہ جس میں بھی پائی جائے اس انسان کو انتہائی معیوب اور نا قابل اعتبار بنا دیتی ہے۔ لہذا اس لیے تمام مذاہب میں جھوٹ بولنے والے کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ جیسا کہ تصورات میں حکم دیا گیا ہے: "ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولنا"[19]۔ اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد ہے: "تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے پرہیز کرنا چاہیے"[20]۔

ٹھٹھابازی کے بارے میں مقالہ نگار کہتے ہیں معاشرہ اسی وقت امن و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے جب تمام افراد ایک دوسرے کی عزت کریں۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا مذاق نہ اڑائے جیسا کہ زبور میں بیان فرمایا گیا ہے: "مبارک ہے وہ آدمی جو۔ ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا"[21]۔ اسی طرح قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے: "اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں"۔[22]

بے جا حرص کے بارے میں عبدالحمید آرائیں کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی برائی ہے جو کہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور یہ ایک ایسی خواہش ہے جس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ تورات میں نیان فرمایا گیا ہے کہ "تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ کبھی نہ کرنا"[23]۔ اسی طرح انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کا بیان ہے: " اور اس نے ان سے کہا خبردار ! اپنے آپ کو ہر طرح کے لالچ سے بچائے رکھنا[24]۔ لالچ کی مذمت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے"۔[25]

تورات زبور انجیل اور قران مجید یہی چار کتب الہامی ہیں اور عصر حاضر تک کسی نہ کسی حالت میں موجود ہیں۔ ان کتب میں مختلف انداز اور مختلف طریقوں سے بنی نوع انسان کو اخلاقی رزائل سے بچنے کی تلقین و تاکید کی گئی ہے۔ اور مقالہ میں ان اخلاقی رزائل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ اس سے دورس نتائج حاصل ہوں۔۔[26]

مقالے کا تجزیہ

اس مقالے میں مقالہ نگار عبد الحمید آرائیں نے **"الہامی کتب میں وارد اخلاقی رذائل کا تقابلی مطالعہ"** میں بائبل اور قران میں پائے جانے والے اخلاقی رزائل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تقابل کر کے مطالعہ پیش کیا ہے جس کا تجزیہ درج ذیل ہے:

ریاکاری کے بارے میں الہامی کتب میں مذمت کی گئی ہے مگر تورات میں اس کے بارے میں واضح طور پر کوئی احکام نہیں ملتے۔ جبکہ بائبل کے عہد نامہ جدید اور قران میں اس کی مذمت کے واضح احکامات موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قران میں سزا کے مستحق ہونے کا اعلان بھی موجود ہے۔ بائبل کے عہد نامہ قدیم اور قرآن میں بخل، کنجوسی، ٹھٹھا کرنا اور بغض کے بارے میں واضح مذمت موجود ہے جبکہ عہد نامہ جدید میں ایسی کوئی مذمت بخل، کنجوسی، ٹھٹھا کرنے اور بغض کے بارے میں نہیں ملی۔ بائبل کے مقابلے میں قرآن نے یہ واضح کر دیا کہ کنجوسی کرنے والا ایمان والا نہیں ہے۔ لہذا اسلام نے بخل اور کنجوسی کو براہ راست ایمان سے منسلک کیا ہے۔ مقالے کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ غیبت، جھوٹ، بے جا حرص اور حسد اخلاقی رزائل کے ایک اہم جز ہیں جس کے بارے میں بائبل اور قران میں واضح احکامات کے ساتھ وعید بھی موجود ہے۔ خوشامد کے بارے میں بائبل میں کسی بھی طرح کے احکام نظر نہیں آتے ہیں جبکہ قران میں اس کی مذمت اور وعید کے احکام موجود ہیں۔ بے حیائی، گالی گلوچ، خواہش نفس کی پیروی جیسے رزائل اخلاق کے بارے میں بائبل کے حصے زبور میں اور قران میں مذمت موجود ہے۔ دیگر الہامی کتب میں اخلاقی رذائل سے منع کیا گیا مگر قرآن منع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے راستے بھی بند کرتا ہے۔ ان کے نقصانات کو واضح اور دوٹوک بیان کرنے کے ساتھ ساتھ باز نہ آنے والوں کو سخت وعید کی خبر بھی دیتا ہے۔ اس مضمون میں مقالہ نگار نے آسمانی کتابوں کی روشنی میں اخلاقی برائیوں کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ ایسا کرتے وقت الہامی کتابوں کی اخلاقی تعلیمات کو اجاگر کرنے کے لیے دکھاوا، کنجوسی، کج روی جھوٹ، غیبت، عیوب، مذاق وغیرہ پر بحث اور تجزیہ کیا گیا ہے۔ کہ یہی چار کتب الہامی ہیں اور عصر حاضر تک کسی نہ کسی حالت میں موجود ہیں۔ ان کتب میں مختلف انداز اور مختلف طریقوں سے بنی نوع انسان کو اخلاقی رزائل سے بچنے کی تلقین و تاکید کی گئی ہے۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن کے نصوص کا مطالعہ اور تجزیہ کیا ہے۔ مقالہ نگار عبد الحمید آرائیں نے قران کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں میں غیر اخلاقی یا برے رویے پر مختصر ابحث کی گئی ہے اور صرف برائیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور کچھ اخلاقی برائیوں پر بات ہی نہیں کی گئی لیکن قران وسنت نے برے رویے کے بارے میں تفصیل سے بات کی ہے اور ان کی حکمت عملیوں کے بارے میں بھی تعلیم دی ہے۔ جو انسانوں کو فتنوں اور برائیوں سے دور کر سکتی ہے۔ اس طرح قرآنی احکام ہماری زندگی کو دنیا اور آخرت میں اچھی اور بامقصد بناتے ہیں۔ اپنے اس مقالے میں مقالہ نگار عبد الحمید آرائیں نے اپنے عنوان کو مفصل انداز میں پیش کیا ہے۔ اخلاق رذیلہ کے ذیلی عنوان بنا کر اُن کو انگریزی میں بھی لکھا ہے۔ اس کے علاوہ عنوانات کو الہامی کتب کی روشنی میں آیات اور احادیث کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ فٹ نوٹ میں آیات اور احادیث کا مکمل حوالہ ذکر کیا ہے۔ مقالے کے آخر میں خلاصہ بحث اور نتائج و سفارشات ذکر کی ہیں۔ مصادر و مراجع مقالے کے آخر میں نہیں لکھے۔

تیسرا مقالہ: تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت: یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی روشنی میں

یہودیت عیسائیت اور اسلام تینوں سامی مذاہب کا سرچشمہ اور بنیاد وحی ربانی پر ہے۔ جو کہ بنی نوع بشر کی رہنمائی اس کی فطرت کے عین مطابق کرتی ہے۔ اور فطرت کا اسلوب دیانت اور امانت پر ہے۔ اعلی انسانی اخلاق و اقدار کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ لہذا یہ کہنا بجا ہو گا کہ تینوں الہامی مذاہب تجارتی و معاشی امور میں انسان کو اخلاقی اقدار کا پابند بناتے ہیں۔ اسلام تجارت اور معیشت کو بے حد اہمیت دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ کا فضل یعنی رزق تلاش کرو۔[27] اسی طرح ارشاد نبوی صلی

اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی قسم کی کمائی سب سے زیادہ پاک ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائے۔[28] اسی طرح احادیث طیبہ کا ایک وسیع ذخیرہ بھی تجارت اور معیشت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ مقالہ نگار تجارت و معیشت کی اہمیت کو بیان کرنے کے بعد انسانی تاریخ کے قدیم ادوار میں تجارت و معیشت کو بیان کرتے ہیں کہ کچھ قوموں کی معیشت کا مدار زراعت پر تھا اور کچھ قوموں کی معیشت کا دارومدار تجارت پر تھا۔ مگر وہ قومیں اخلاقی اقدار کے فقدان اور ان اقدار پر پابندی نہ کرنے کی بدولت جنگ و جدل کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ جیسا کہ سومری تہذیب کے خود مختار شہر۔

یہودیت اور تجارت معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت

مقالہ نگار یہود کی مقدس کتاب تناخ کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس میں سے تجارت اور معیشت کے قوانین کو لکھتے ہیں کہ یہودیوں کو حکم دیا گیا کہ ہر معاملے میں زبان کا درست استعمال کریں۔ دھوکہ دہی سے اجتناب کریں۔ مزدوروں کو اس کی ادائیگی بروقت کریں۔ ناپ تول میں انصاف سے کام لیں۔ حرمت سود کا خیال رکھیں۔[29]

یہود کا اپنی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ

یہود کا تجارتی معاملات میں اپنی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ بالکل برعکس تھا۔ جیسا کہ مقالہ نگار اس کے بارے میں قرآن کی آیت کا مفہوم پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "یہودی علماء اور عیسائی راہبوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کا مال غلط طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں"۔[30]

عیسائیت اور تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار

مقالہ نگار اپنے مقالے میں سب سے پہلے عیسائیت اور ان کی مذہبی کتاب بائبل کے بارے میں بیان کرتے ہیں اور حضرت عیسی علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہوئے بتاتے ہیں "یہ نہ سمجھو کہ میں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔[31] مقالہ نگار تجارت و معیشت کے قوانین پر بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عیسائی بھی یہودی مذہب کی طرح تناخ کی تعلیمات کو مانتے ہیں جو ان کے لیے واجب العمل ہیں۔ اور تعلیمات پر عمل کرنے پر بالکل یہود کی طرح ہیں۔ مقالہ نگار اس سلسلے میں قران کی آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں "ان اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر ایک دینار کی امانت بھی ان کے پاس رکھاؤ تو وہ تمہیں واپس نہیں کریں گے اس کو استعمال کرلیں گے۔"[32]

تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات

مقالہ نگار اسلام کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں اسلام وہ دین ہے جس کی نگاہ میں اخلاقی اقدار کے بغیر نا علم کا تصور ممکن ہے، نہ سیاست کا اور نہ ہی معاشرت کا۔ اس سلسلے میں قران کی آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "مجھے اعلی اخلاق تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔" تجارت و معیشت کے اخلاقی اقدار وہی ہیں جو مذہب یہودیت کو بتائی گئی تھیں۔ یعنی کہ اے مومنوں سیدھی بات کرو۔[33] مومنو! معاہدوں کو پورا کیا کرو۔[34] ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے۔[35] اللہ نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔[36] اس دن سے ڈرو جب تم اللہ کے پاس واپس جاؤ گے پھر ہر شخص کو پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا

اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہو گا۔ [37] مقالہ نگار نے اس کے بعد اسلامی تجارت و معیشت کے چند سنہری اصول بیان کیے ہیں جیسا کہ دنیوی مفاد پر اخروی مفاد کی ترجیح، ذاتی مفاد پر قومی مفاد کی ترجیح، کمائی کے حیا سوز طریقوں پر جائز طریقوں کی ترجیح، عقل کے کہے پر رب کے کہے کی ترجیح۔

مسلمانوں کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ

اس کے بعد مقالہ نگار مسلمانوں کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ کو بیان کرتے ہوئے چند مستشرقین کے قول نقل کرتے ہیں جیسا کہ برطانوی چرچ کے سربراہ اسحاق ٹیلر کہتے ہیں: "اسلام اس تمدن کا علم بردار ہے جو انسانوں کو وہ کچھ سکھاتا ہے جو وہ پہلے کبھی نہ جانتا تھا۔ جو پہناوے میں مہذب لباس کی تعلیم دیتا ہے۔ صفائی، راست بازی اور عزت نفس اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔" [38] اصولی لحاظ سے تینوں کی بنیادی تعلیمات اس امر کی طالب ہیں کہ تجارتی و معاشی معاملات میں سچ کہا جائے، دھوکہ دہی سے پرہیز کیا جائے، ملازمین اور گاہکوں کے معاملے میں انصاف سے کم لیا جائے اور ہر حال میں اللہ کے حضور حاضری کا دھیان رکھا جائے۔ البتہ ان تینوں میں اسلام کو دو وجہ سے فوقیت حاصل ہے ایک تو اپنے جامع سنہرے اور دور اندیشی پر مبنی اصولوں کی وجہ سے دوسرے اپنے متبعین اور پیروکاروں کی وجہ سے۔ جنھوں نے زندگی کے ہر شعبے میں ہر زمانے میں اسلامی تعلیمات کو دل سے اپناتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہوئے جس کا چرچا عام و خاص، اپنوں اور غیروں کی زبان پر ہے۔ [39]

مقالے کا تجزیہ

اس مقالے "**تجارت و معیشت میں اخلاقی اقدار کی اہمیت: یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی روشنی میں**" تیرہ (13) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مقالے میں مصنف نے تینوں سامی ادیان کو بائبل اور قرآن کے تحت معیشت و تجارت میں اعلی اخلاقی اقدار میں دیانت اور امانت کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ تینوں مذاہب کے پیروکاروں کا ان کی مذہبی تعلیمات کے ساتھ برتاؤ کو پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ سامی ادیان میں تجارت و معیشت سے متعلق معاملات میں سچائی کی پاسداری اور دھوکہ دہی سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے۔ تاہم اس تناظر میں یہودیت عیسائیت اور اسلام کا بخوبی جائزہ لیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام کو اپنے سنہرے مگر جامع اصولوں کی بنا پر یہودیت اور عیسائیت پر فوقیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اسلامی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں میں درپیش معاملات کی رہنمائی اور اس کی بخوبی عکاسی کرتا ہے۔ مقالہ نگار نے اپنے مقالے کے آخر میں خلاصہ بحث، نتائج اور سفارشات پیش کی ہیں۔ فٹ نوٹ کی بجائے اینڈ نوٹ بیان کیے ہیں۔ سامی ادیان کی مذہبی کتابوں سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

چوتھا مقالہ: الہامی اور غیر الہامی مذاہب کی اخلاقی تعلیمات و اقدار

مقالہ نگار نازیہ بیگم اپنے مقالے کے آغاز میں اخلاق کے معنی مروّت اور کردار کے بتاتے ہوئے مختلف آئمہ کے مطابق اخلاق کی تعریف بیان کرتی ہیں۔ جیسا کہ امام رازی اخلاق کے بارے میں کہتے ہیں: خلق ایسی باطنی طاقت اور ملکہ کو کہتے ہیں جس سے پاکیزہ اعمال صادر ہوتے ہیں۔ [40] مختلف آئمہ کی تعریفات اور اخلاق کے مفہوم اور اہمیت کے بعد مقالہ نگار ہندو مذہب کی اخلاقی تعلیمات کو ان کے ویدوں اور بھگوت گیتا کی روشنی میں بیان کرتی ہیں۔ جیسا کہ مجھے ہر برے فعل سے بچا میں ایماندار بنوں، ہماری قوتوں کو نیک اعمال کی راہ پر لگا۔ [41] سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرو، کسی جاندار کو نہ ستاؤ۔ [42]

یہود مذہب کی اخلاقی تعلیمات واقدار

حضرت موسیٰ کو ملنے والے احکام عشرہ یہود مذہب کی اصل بنیاد ہیں۔ جن کی تفصیل قرآن سے بھی ملتی ہے۔ آج یہود بائبل کے پہلے حصے عہد نامہ قدیم پر عمل پیرا ہیں۔ عہد نامہ قدیم کئی جگہ اخلاق حسنہ اور اخلاق رذیلہ کا تذکرہ موجود ہے جس میں والدین اور پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ، دشمنوں کے ساتھ بھلائی، احسان، عفو و درگزر، صدقہ و خیرات، ہمدردی، عدل و انصاف، مہمان نوازی، تقوی اور پاکیزگی وغیرہ شامل ہین۔ ان فضائل کو کئی مقامات پر سراہا بھی گیا ہے۔ جبکہ جھوٹ، خیانت، سود، رشوت، ظلم، بدکاری، وغیرہ جیسے اخلاق رذیلہ کی مذمت بار بار کی گئی ہے۔[43]

عیسائی مذہب کی اخلاقی تعلیمات واقدار

عیسائی اخلاقیات کی بنیاد جن اوامر پر مستحکم ہے اس کا سب سے بڑا منبع بائبل ہے۔ جس کو عیسائیت میں مصدقہ مانا جاتا ہے۔ یہودیت کے برعکس عیسائیت اور اسلام میں اخلاق حسنہ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ بائبل میں موجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سادہ ہیں۔ جن میں سب سے نمایاں اخلاص، فقر، توکل الی اللہ اور ایثار ہیں۔[44] مختصرا یہ کہ عیسائیت میں امن و محبت صلح جوئی اور بھائی چارے کا سبق ملتا ہے۔ اور یہی اس کے اخلاقی فلسفہ کے نمایاں خدوخال کو متعین کرتا ہے۔ اسلام بائبل میں موجود تمام اخلاق حسنہ کی تصدیق کرتا ہے پر اخلاق کے منافی رہبانیت اور تجرد کا انکار کرتا ہے۔

اسلام مذہب کی اخلاقی تعلیمات واقدار

اسلام میں اگرچہ عبادات کا مقام سب سے بلند ہے مگر دوسرے مذاہب کے برعکس اسلام عبادت کے حکم کے علاوہ اخلاق فاضلہ کی بھی تاکید کرتا ہے۔[45] اگر انسان متصف ہو تو عبادات میں بھی بہت بہتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اخلاق انسان کو ذہنی آلودگیوں سے منزہ مطہر کر کے دوسرے لوگوں میں بلند مرتبے پر فائز کرواتا ہے۔ غرض اللہ تعالی نے قرآن مجید میں توحید، رسالت، ارکان اسلام، احکامات، عبادات، اخلاقیات سے تعلق رکھنے والے مسائل بیان کر کے امت کی تعمیر شخصیت اور کردار سازی کی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہی لوگوں کے نفوس میں اخلاق رذیلہ کو نکال کر اخلاق حسنہ کا بیج بونا ہے۔ آپ نے نہ صرف اس مقصد کو پورا کیا بلکہ اس کا مجسم نمونہ بن کر دکھایا۔[46]

مقالے کا تجزیہ

یہ مقالہ "**الہامی اور غیر الہامی مذاہب کی اخلاقی تعلیمات**" الٰہی اور غیر الٰہی مذاہب کی اخلاقی تعلیمات کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ مذہب کے بغیر انسان کی زندگی میں رہنما اصول نہیں ہوتے ہیں۔ یہ اخلاقیات کے لیے ایک عالمگیر نقطہ نظر بھی تلاش کرتا ہے کہ تمام مذاہب نے انسان میں نیک خواہشات پیدا کرنے کے لیے اعلی ترین اخلاقی تعلیمات اور اقدار کو برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ معاشرے میں تمام مذاہب کا مقصد انسان کی اخلاقی ترقی کے لیے مثبت پہلو کو پھیلانا ہے۔ اسلام باقی مذاہب سے مختلف مذہب ہے۔ جو ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے۔ جس کا اعلی نمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے جو تمام بنی نوع بشر کے لیے نمونہ اور ضابطہ حیات ہیں۔ یہ 14 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مقالہ نگار نے سب نے سب سے پہلے اخلاق کا معنی بیان کیا ہے اور پھر مختلف فقہا اور مفسرین کی رو سے اخلاق کی اصطلاحات اور اخلاق کا مفہوم بیان

کیا ہے۔ اس کے بعد ہندو مت کی اخلاقی تعلیمات میں ویدوں کی اخلاقی تعلیم، بھگوت گیتا کی اخلاقی تعلیم، یہودیت اور اخلاقی اقدار میں تورات کی اخلاقی تعلیمات، عیسائیت اور اخلاق و اقدار میں بائبل کی اخلاقی تعلیمات، اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور اقدار اور پھر اسلام کے اخلاقی ستون جیسا کہ اخوت و مساوات، تقوی، چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام، نرم مزاجی، اصلاح کرنا وغیرہ شامل ہے۔ چاروں مذاہب کی اخلاقی تعلیمات کو بیان کرنے کے بعد مقالہ نگار نے خلاصہ اور نتائج وسفارشات بیان کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی ہے۔ فٹ نوٹ کی بجائے مقالہ میں اینڈ نوٹ دیے گئے ہیں اور چاروں مذاہب کی اخلاقی کتب سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

پانچواں مقالہ: الٰہی حکم کے نظریہ سے پرے: عبرانی بائبل میں اخلاقی حقیقت پسندی

اس مقالے میں مقالہ نگار جیکو ڈبلیو جیرک بتاتے ہیں کہ بائبل کے سکالرز اپنی مذہبی دعووں میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قدیم اسرائیلی مذہب میں مرضی الٰہی کو حتمی بنیاد تصور کیا جاتا تھا۔ نیکی کی طاقت مکمل طور پر خدا کی پہچان پر منحصر ہے۔ کوئی اس وقت اچھے اعمال کا مرتکب رہتا ہے اور سمجھا جاتا ہے جب تک کہ خدا حکم دے گا۔ اخلاقی ذمہ داری عالمی انسانی اصولوں کے مشاہدہ کی بجائے خدا کی مرضی کی اطاعت ہے۔ عبرانی بائبل کے مطابق اخلاقی اصول بظاہر صرف احکامات الٰہی کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں۔ مقالہ نگار مثال کے ساتھ اپنی بات کو واضح کرتے ہیں جیسا کہ احکام عشرہ کی فراہمی اور غیر ضروری احکام دینا جیسا کہ آدم اور حوا علیہ السلام، یا احبار کی رسومات یہاں تک کہ بظاہر غیر اخلاقی احکامات مثلا ابراہیم علیہ السلام کا اسحاق علیہ السلام کو قربان کرنے کا حکم، بنی اسرائیل کا لوٹ مار کے لیے مصری کنعانیوں کا ذبح کرنا اور حوزیہ وغیرہ کو طوائف سے شادی وغیرہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

عبرانی بائبل

جیکو ڈبلیو جیرک کا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ عبرانی بائبل نے علمیت کی ایک آفاقی شکل اختیار کی ہے جو اخلاقی اقدار کی دوسری شکلوں سے متصادم ہو سکتی ہے اور اس لحاظ سے قدیم یہودی اسرائیل مذہب اخلاقی تصورات (یعنی کسی کے رویے یا رائے) سے آزاد دکھائی دیتے ہوئے غیر ادراک پسندی کی جانب گامزن محسوس ہوتے ہیں۔ مگر یہ ظاہر کرنا ممکن ہے کہ عبرانی بائبل میں بہت سے نصوص اور اخلاقی نیکی کو حقیقت میں مرضی الٰہی کے خلاف ہونے کی خاصیت سے وہ مماثل نہیں سمجھتے ہیں۔

تاہم درحقیقت انسان اپنے نقطہ نظر سے بالآخر خدائی احکامات کا حوالہ دے کر اخلاق اور اچھائی کا تعین کرسکتے ہیں۔ مزید براں کے بنیادی اخلاقی علوم نے یہ فرض کیا کہ انسانوں کو اچھی زندگی گزارنے کے لیے خدا کی ضرورت تھی۔[47]

مقالے کا تجزیہ

یہ مقالہ "Beyond Divine Command Theory: Moral Realism in the Hebrew Bibles" چار صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مصنف نے اخلاقی حقیقت پسندی کی موجودگی کو ظاہر کرنے والے بیشتر دلائل کے ساتھ عوامی اتفاقی رائے کو بھی زیر بحث لایا ہے۔ قدیم اسلامی مذہب کے بارے میں فلسفیانہ نقطہ نظر نایاب ہے۔ اس لیے مصنف متفق ہے کہ عوامی اتفاق رائے ابتدائی جائزوں کے نتیجے میں وجود میں آئی اور عبرانی بائبل میں خدا اور اخلاقیات کے مابین تعلق

کو مفروضوں کی بناء پر آگاہی دی۔ مصنف اس مقالے میں وضاحت کرتا ہے کہ لفظ اخلاق عبرانی بائبل میں موجود نہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تصور اخلاق ناپید ہے۔ تاہم اس اصطلاح سے ہم صحیح اور غلط رویے کی نوعیت، تنقیدی اور فلسفیانہ عکاسی کو سمجھ سکتے ہیں کہ عبرانی بائبل زندگی میں درپیش مذہبی اعتقادات کی وضاحت کے لیے راہ مہیا کرتی ہے۔ مجموعی طور پر مصنف نے اس میں خلاصہ بحث، نتائج وسفارشات ذکر نہیں کی ہیں۔

چھٹا مقالہ: قرآن کے چند اہم اخلاقی تصورات

اس مقالے میں مقالہ نگار فضل الرحمن ذکر کرتے ہیں قرآن میں تین بنیادی اصطلاحات ایمان، اسلام اور تقویٰ جو مختلف عربی جڑوں سے آتی ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر اپنے معانی میں یکساں ہیں۔ یہ سب مل کر قرآنی اخلاقیات کی بنیاد بناتے ہیں اور اسے اس کی خصوصیت دیتے ہیں۔ جب تک کوئی ان تصورات کو اچھی طرح سمجھ نہیں لیتا، اس اخلاقیات یا اس کے مواد کی نوعیت کو سمجھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اس مختصر مضمون میں میں پہلے ان تینوں اصطلاحات کے معانی پر بحث کی گئی ہے، اور پھر اس طرح ان کے درمیان ضروری مماثلت / تعلق کو سامنے لایا گیا ہے[48]۔

ایمان

جیسا کہ مصنف ایمان کے مختلف معنی قرآن کی آیات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور پھر ان تمام معنی کا آپس میں تعلق بنا کر واضح کرتے ہیں۔ اپنی رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایمان کا عمل سے جدا ہونا قران کے لیے ایک مکمل طور پر نا قابل برداشت اور مضحکہ خیز صورتحال ہے۔

اسلام

اسلام کا لفظ قران پاک میں جس جگہ بھی آیا ہے اس آیت کا نمبر بتا کر اس کا ترجمہ لکھ کر اسلام لفظ کی تشریح کی گئی ہے۔ لفظ مسلمان کا اطلاق کب اور کس امت کے لیے کب اور کہاں کہاں کیا گیا اس کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ لفظ حنیف سے کون سی قوم مراد تھی اور اب کون سی قوم مراد ہے ایک مسلم کو مسلم معاشرے میں رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے اس پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

تقویٰ

مصنف اسلام کے ارکان کے ساتھ تقوی کے باہمی ربط کو بیان کرتے ہیں۔ قران میں موجود وہ تمام آیات جو تقوی سے تعلق رکھتی ہیں ان کے متعلق مفصل بحث کرتے ہوئے اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ بائبل کی ایات بھی درج کرتے ہیں۔

مقالے کا تجزیہ

مصنف فضل الرحمن نے 16 صفحات پر مشتمل یہ "Some Key Ethical Concepts of the Quran" مقالہ لکھا ہے جس میں وہ قران کے اخلاقی تناظر میں تین تصورات ایمان اسلام اور تقوی کو پیش کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ میں سب سے پہلے ان تصورات کے معنی پھر ان کے درمیان تعلق کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ صفحہ نمبر 170 سے 172 تک

ایمان کو مختلف آیات کی روشنی میں واضح کرتے ہیں۔ صفحہ نمبر 172 سے 176 تک اسلام کو بہت تفصیل سے بتایا ہے۔ صفحہ نمبر 176 سے 182 تک تقوی کو بیان کرتے ہوئے تقوی کا ایمان اور اسلام کے ساتھ تعلق بیان کرتے ہیں اور اس کو قرانی تعلیمات کا اہم جز مانتے ہیں۔ ایمان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اندرونی معاملات سے تعلق رکھتا ہے اور اسلام تک کا تعلق بیرونی معاملات سے ہے جبکہ تقوی کا تعلق ان دونوں معاملات سے ہے۔ اخر میں اپنا نظریہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان یا تو مطلق العنان ہے یا پھر مکمل طور پر کمزور یا یہ کہ وہ عالم ہے یا پھر جاہل۔ آخر میں مصنف نے سماجی اور سیاسی مضمرات بیان کیے ہیں کہ قران کے اخلاقی تصورات پر عمل پیرانہ ہونے کے کیا کیا نقصانات ہیں پھر ان کا قران کی روشنی میں حل بھی بتایا ہے۔ اور پھر تقوی کو بنیاد بنا کر ایک معاشرے کو تشکیل دینے کا حکم دیا ہے۔ مجموعی طور پر مصنف نے اپنے مقالے میں صرف قرآن اور بائبل کی آیات کا نمبر اور ترجمہ لکھا ہے اس کے علاوہ بائبل کے کس حصے اور کس جز سے آیات لی گئی ہیں ان کو بیان نہیں کیا گیا۔ پورے مقالے میں فٹ نوٹ اور مصادر و مراجع بیان نہیں کیے گئے۔ خلاصہ بحث، نتائج و سفارشات بھی ذکر نہیں کی گئیں ہیں۔

خلاصہ بحث

خالق کائنات نے تخلیق انسان کے بعد بنی نوع انسان کو ایک معاشرہ تشکیل دینے کی طرف راغب کیا جس کے لیے کچھ اصول و ضوابط بنائے گئے جس میں قابل ذکر اخلاق ہے۔ سامی ادیان بالخصوص یہودیت اور اسلام میں احکام عشرہ پر عمل درآمد کا حکم دیا گیا تاکہ انسانی زندگی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بہتر معاشرے کی تشکیل ممکن بنائی جاسکے۔ مسیحیت میں رہبانیت اور تجرد کا پہلو عیاں ہے مگر اخلاق حسنہ کے برعکس اخوت در گزر کا پہلو بھی دکھائی دیتا ہے۔ سامی ادیان میں مشترک اقدار جیسا کہ شرک، والدین کی عزت، دوسروں کے ساتھ حسن و سلوک، انصاف کی تکمیل، انسانی جان کی حرمت قابل ذکر ہے۔ تاہم اسلام واحد دین ہے جس میں کسی قسم کی غلطی کا احتمال نہیں ہے۔ مزید یہ کہ متذکرہ بالا مقالات کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلا کہ اخلاقی برائیوں مثلاً دکھاوا، کنجوسی، جھوٹ غیبت سے تقابلی مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کی تمام مذاہبِ میں ممانعت ہے۔ اسلام کے برعکس دیگر تمام مذاہب کی کتب میں ان پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ تجارت و معیشت کے معاملات کو سامی ادیان کے تناظر میں سمجھا جائے تو تصور اخلاق کی رو سے اسلام کو دیگر مذاہب پر اپنے جامع اور سنہری اصولوں کی بنا پر فوقیت حاصل ہے۔ یہودیت میں اخلاق سے مراد دراصل مرضی الٰہی ہے۔ اس لیے الٰہی حکم کے نظریے سے پرے عبرانی بائبل میں اخلاق پسندی عیاں ہیں۔ مزید یہ کہ اخلاق کا ابتدائی جائزوں سے تعین کیا گیا ہے۔ اسلام واحد مذہب ہے جس میں اخلاق کا مکمل تصور نہ صرف دیا گیا ہے۔ بلکہ اس سے متعلق زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی بھی کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے برعکس اسلام میں عبادات کے علاوہ اخلاق کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ۔

References:

[1] *Al-kitāb al-Muqaddas* (Dār al-kitāb fī al-sharq al-osat 1995), Al ahad al-Kadīm al-Ahbar,19: 1-2.

[2] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati,* 15:4.
[3] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati,* 15: 43,44.
[4] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati,* 9:5.
[5] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati,* 6:14.
[6] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati,* 5.
[7] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati,* 6:20.
[8] *Al-Kitāb al-Muqadas, luqa,* 3:14.
[9] *Al-Kitāb al-Muqadas, Kalision,* 3:9.
[10]- Dr. Asia Rasheed, "Common Ethical Concept of Revealed Religions", *Al-Basir 3, no.3*(jan,2013): 57-82.
[11] *Al-Kitāb al-Muqadas, Zabur*, 26:4.
[12] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati*, 6: 1-4.
[13] Al Nisā', 4:38.
[14] *Al-Kitāb al-Muqadas, Istisna*, 15: 7-10.
[15] Al Nisā', 4:37.
[16] *Al-Kitāb al-Muqadas, Kharoj,* 20:16.
[17] *Al-Kitāb al-Muqadas, Mati*, 12:36.
[18] Al Ḥummazah, 104:1.
[19] *Al-Kitāb al-Muqadas*, *Kharoj,* 23:1.
[20] Al Hajj, 22:30.
[21] *Al-Kitāb al-Muqadas, Zabur,* 1:1.
[22] Al Hujurāt, 49:11.
[23] *Al-Kitāb al-Muqadas*, *Kharoj,* 20:17.
[24] *Al-Kitāb al-Muqadas*, Luqa, 12:15.
[25] Al Tghābun, 64/16.
[26]- Abdul Hameed Arain, "Ethical Vices in Divine Books (Quran & Bible): a comparative study", *Al. Milal: Journal of Religion & Thoughts 1,* no.3(2019): 37-59
[27] Al Jumu'ah, 62/10.
[28] Al Imām abū Abdulallah Ahmad ibn Muhammad Ibn Hanbal al-Shibānī, *Musnad Ahmad* (Baīrūt: Muissat al-Risālat)28, 502.
[29] *Al kitāb al-Muqaddas* (Dār al-kitāb fī al-sharq al-osat 1995), l ahad al-Kadīm al ahbar,20, 146-150.
[30] Al Taūbah, 9/34.
[31] Kitāb Muqadas (Urdu) Lahore Bardsh Ainat Faran Baibal Sosaiety 1943 mati 5: 17, 4.
[32] Al 'Imrān, 3/75.
[33] Al Ahazāb, 33/70.
[34] Al Māidah, 6/1.

[35] Al Mutfifīn, 83/1-4.
[36] Al Baqarah, 2/275.
[37] Al Baqarah, 2/281.
[38] Dr. abdul basit, "Muhammad Amen Muhammad S.A.W, fī Aywān al-kharāb al-rad Alī al-shbhat al-kahar kitāb l Jamhoriyat 2010, 35.
[39]- Ali Ahmad, Hafiz Muhammad Sani, Abu Sufyan Qazi, "the Importance of Ethics in Trade & Economy in the Light of Judaism, Christianity & Aslam", *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities 4,* no.1(Jan-June, 2020): 200-211.
[40] Imām Fakhar al-dīn Rāzī, *Tafsīr Al-Kabīr* (Beirut: Dār al-Kutub Al-'Ilmiyah), 435/15.
[41] G.A Chand Ourkar, "*Hindu Akhlāqiyāt* (Hyderabad: 1971), 11 -14.
[42] Ourkar*, "Hindu Akhlaqiyat,* 85-87.
[43] David S. Ariel, *what do jews believe?* (New York: Schocken Books, 1995) 51.
[44] Chaudhery Ghulam Rasool Cheema, *Mazāhib e 'Ālam kā Taqābulī Muṭāli'ah,* (Lahore, 2006) 432.
[45] Al-Nahl, 16/90.
[46]- Nāzia Bīgam, "Moral Teachings & Values in Devine & Non-Divine Religious", *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities 5,* no.2(June-2021): 231-241.
[47]- Jaco. W. Jeric, "Beyond Divine Command Theory: Moral Realism in the Hebrew Bibles", *HTS Theology Studies 65,* no.1(10th sep,2009).
[48]- Fazal Al-Rehmān, "Some Key Ethical Concepts of the Quran", *The Journal of Religious Ethics*11, no.2(1983): 170-185.